سوال

(96) کیاایک رکعت سے حضور نے منع کیا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیوٹن سے مقبول کاظمی لکھتے ہیں

اکثر حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک رکعت تنہا کی ادائیگی سے منع فرمایا ہے نیز صلوٰۃ الوتر کو مغرب کی نماز جیسا مت بناؤ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث میں نماز وتر کے مختلف طریقے منقول ہیں اور وتر کی تعداد کے بارے میں بھی متعدد روایات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک سے لے کر ۳ ا تک وتر پڑھ سکتے ہیں۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت جو حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

''وتر ہر مسلمان پر واجب ہے جو پانچ سے وتر کرنا پسند کرے وہ کر سکتا ہے جو تین سے کرنا چاہئے وہ کر سکتا ہے جو ایک سے کرنا چاہئے وہ بھی کرے۔''

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ وتر کی نماز آپ ﷺ سے تیرہ 'گیارہ 'نو 'سات 'پانچ 'تین 'ایک وتر رکعت روایت کی گئی ہے۔

امام ترمذیؒ نے محمد بن سیرین کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ پانچ 'تین اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور سب کو درست سمجھتے تھے۔

ان روایات کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ ایک وتر بھی جائز ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وتر کا معنی ہی جب ایک ہے تو اصل وتر ایک ہے۔ باقی رکعات کو ساتھ ملا کر وتر پڑھنے کے مختلف طریقے وارد ہوئے ہیں ان میں بھی بہتر طریقہ یہی ہے کہ اگر تین رکعت پڑھے تو دو پڑھ کر سلام پھیر دے اور پھر ایک رکعت الگ سے ساتھ ملا کر پڑھے۔ تین رکعت اکٹھی ایک سلام سے بھی پڑھ سکتا ہے اور مغرب سے وتر کو مشابہت دینے سے جو منع کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ تین رکعت سے منع کیا گیا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ درمیان میں تشہد میں نہ بیٹھا جائے اور ایک آخری تشہد کرکے سلام پھیر دیا جائے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ :

''کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث لایقعد الافی آخرہن'' (تلخیص الجبیر ۲/۱۵ فتح الباری ۲/۵۵۸)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین وتر پڑھتے اور صرف آخر میں بیٹھتے۔‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص230

محدث فتویٰ